© rasailojaraid.com

ڈاکٹر اسرار احمدؒ

میاں محمد اکرم

آب پارہ اور لال مسجد کے قریب اسلام آباد کمیونٹی سنٹر میں ان کے درسِ قرآن کا آغاز ہوا۔ انٹرنیشنل اسلامی یونی ورسٹی اسلام آباد اس درس کے آغاز کی خبر پہنچی تو نوجوانوں میں اس کے حوالے سے بہت جوش وجذبہ تھا۔ طلبہ کی ایک بڑی تعداد اس درس قرآن کے لیے کھنچی چلی آئی تھی۔ اسلامی جمعیت طلبہ وتحریک اسلامی سے وابستہ لوگ اس درس میں بڑے اہتمام کے ساتھ شریک ہوتے تھے اور کمیونٹی سنٹر کھچا کھچ بھرا ہوتا تھا۔ یہ وہ موقع تھا جب محترم ڈاکٹر اسرار احمد کو دیکھنے اور سننے کا موقع ملا۔ پی ٹی وی پر الہدیٰ اور ''میثاق'' سے یہ تعلق مزید بڑھا۔ بڑے بھائی میاں محمد انور مرحوم نے جب اظہار گروپ میں ملازمت اختیار کی اور ان سے ملنے اُن کے آفس واقع ریواز گارڈن لاہور جانا ہوا تو ڈاکٹر صاحب کے چھوٹے بھائی محترم وقار احمد سے ملاقات ہوئی۔ یوں یہ ملاقات بعد میں رشتہ داری میں بدل گئی اور مئی ۱۹۸۹ء میں محترم ڈاکٹر اسرار احمد نے میرا نکاح مسجد دارالسلام باغ جناح میں پڑھایا۔ اس رشتہ داری کے بعد ڈاکٹر صاحب اور ان کے خاندان سے ایک مسلسل رابطہ پیدا ہوا۔ راقم نے اس خاندان کو بنیادی طور پر دین کے ساتھ والہانہ لگاؤ، دین کی سربلندی کے لیے کوشش اور قرآن سے وابستگی رکھنے والا پایا۔ ڈاکٹر صاحب کی کوششوں سے خاندان میں بڑی تبدیلی آئی۔ شادی بیاہ کے معاملات میں ایک باقاعدہ تحریک شروع کی گئی کہ نکاح مسجد میں ہو اور شادی بیاہ کی رسومات کا خاتمہ کیا جائے، جس میں ڈاکٹر صاحب کو اللہ نے بڑی کامیابی عطا فرمائی۔ اس کے ساتھ اپنے خاندان اور وابستگان میں پردے کے احکام پر عمل کرنے کا داعیہ پیدا کیا جو کہ ایک بڑی تبدیلی کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ڈاکٹر صاحب ۲۶/اپریل ۱۹۳۲ء کو حصار (مشرقی پنجاب، موجودہ ہریانہ) انڈیا میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم وہیں حاصل کی، مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے پلیٹ فارم پر تحریک پاکستان میں حصہ لیا، نومبر ۱۹۴۷ء میں حصار سے اپنے خاندان کے ساتھ ہجرت کر کے پاکستان آئے۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے ایف ایس سی (پری میڈیکل کا امتحان) نمایاں پوزیشن کے ساتھ پاس کیا اور کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور سے MBBS کا امتحان ۱۹۵۴ء میں پاس کیا۔ قیام پاکستان کے بعد ڈاکٹر صاحب نے اسلامی جمعیت طلبہ سے وابستگی اختیار کرلی، جمعیت میں رہتے ہوئے آپ مختلف ذمہ داریاں نبھاتے رہے حتی کہ ناظم اعلیٰ کے منصب پر بھی فائز ہوئے، اسی دوران مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ سے قریبی تعلق قائم ہوا۔ تعلیم سے فراغت کے بعد جماعت اسلامی سے وابستہ ہوگئے اور منٹگمری (ساہیوال) میں جماعت اسلامی کے پلیٹ فارم سے درسِ قرآن کا سلسلہ شروع کیا۔ اس دوران ساہیوال، اوکاڑہ، پاک پتن، چیچہ وطنی اور عارف والا میں دروسِ قرآن کے پروگرامات کا آغاز کیا۔

ڈاکٹر صاحب کی جماعت اسلامی کے ساتھ وابستگی تقریباً سوا دو سال کے عرصہ پر محیط ہے جو کہ ۱۹۵۵ء سے لے کر اپریل ۱۹۵۷ء تک برقرار رہی۔ لیکن یہ وابستگی جماعت اسلامی کے انتخابات میں حصہ لینے کی پالیسی سے اختلاف کی بنا پر ختم ہوگئی، چنانچہ مولانا امین احسن اصلاحی، ڈاکٹر اسرار احمد اور دیگر شخصیات نے جماعت اسلامی سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔

ڈاکٹر صاحب پہلی بار ۱۹۵۸ء میں کراچی منتقل ہوگئے، لیکن پھر واپس آگئے۔ دوسری بار ۱۹۶۲ء میں مشترک خاندانی کاروبار کے سلسلے میں کراچی منتقل ہوئے، لیکن اس دوران قرآن پاک کے دروس کا سلسلہ جاری رہا اور ساتھ ہی تعلیم کا سلسلہ بھی۔ کراچی میں قیام کے دوران ڈاکٹر صاحب نے مولانا افتخار احمد بلخی سے تفسیر بیضاوی کا کچھ حصہ سبقاً سبقاً پڑھا اور اس کے بعد جامعہ کراچی کے شعبۂ اسلامیات میں داخلہ لے لیا، انھوں نے ۱۹۶۵ء میں جامعہ کراچی سے ایم اے اسلامیات کا امتحان پاس کیا اور جامعہ کراچی میں اول پوزیشن حاصل کی۔ اس سال انھوں نے لاہور منتقلی کا فیصلہ کرلیا، اس کا مقصد بقول ڈاکٹر صاحب یہ تھا کہ میں ''غلبہ و اقامتِ دین کی جدّ و جہد کے پختہ ارادے اور تعلّم و تعلیم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قرآن کی منظم منصوبہ بندی کے عزمِ صمیم کے ساتھ وارد لاہور ہوا، چنانچہ وہ دن اور آج کا دن یہی دو کام میری زندگی کا محور رہے ہیں“۔

لاہور منتقلی کے بعد طب کی پریکٹس بھی جاری رہی اور درس و تدریس کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ لیکن پانچ سال بعد اپنی تمام صلاحیتیں اور اوقات درس و تدریس قرآن کے لیے وقف کردیے۔ ۱۹۵۸ء تا ۱۹۶۸ء مولانا امین احسن اصلاحی کے ساتھ بھی تعلق جاری رہا۔ ان کی تفسیر ”تدبر قرآن“ کی پہلی جلد ڈاکٹر صاحب نے بڑے اہتمام کے ساتھ شائع کروائی۔ ماہنامہ میثاق جناب مولانا امین احسن اصلاحیؒ کی ادارت میں شائع ہوتا تھا، لیکن اس کی اشاعت معدوم ہونا شروع ہوگئی۔ اسی دوران ڈاکٹر صاحب نے اپنا جریدہ شروع کرنے کے لیے ڈیکلریشن حاصل کرلیا۔ جب مولانا اصلاحیؒ صاحب کو علم ہوا تو انھوں نے ماہنامہ ”میثاق“ کی ادارت سنبھالنے کی دعوت دی۔ یوں ماہنامہ ”میثاق“ ڈاکٹر صاحب کی ادارت میں جاری و ساری ہوگیا جو آج تک جاری ہے۔

قرآن پاک کی دعوت عام کرنے کے سلسلے میں ڈاکٹر صاحب نے ۱۹۷۲ء میں انجمن خدام القرآن کی بنیاد رکھی اور مارچ ۱۹۷۴ء میں انجمن خدام القرآن کے زیرِ اہتمام سالانہ قرآن کانفرنسز کا آغاز ہوا۔ ان کانفرنسز میں ملک بھر کے نامور علمائے کرام اور اسکالرز کی شرکت ہوتی رہی اور مختلف موضوعات پر سیر حاصل بحثیں ہوتی رہیں۔ ۱۹۷۵ء میں ڈاکٹر صاحب نے تنظیم اسلامی کی بنیاد رکھی جس کا مقصود قرآن پاک کی دعوت کو عام کرنا اور نظامِ خلافت کو قائم کرنا قرار دیا۔ ۱۹۷۶ء میں قرآن اکیڈمی ۳۶-کے ماڈل ٹاؤن لاہور کی تعمیر عمل میں آئی۔ قرآن اکیڈمی میں ۱۹۸۴ء میں دو سالہ کورس کا آغاز کیا گیا جب کہ ۱۹۸۷ء میں قرآن کالج کی بنیاد رکھی گئی۔

ڈاکٹر صاحب کو زیادہ شہرت ان کے پی ٹی وی پر پروگراموں سے حاصل ہوئی۔ آپ مسلسل تین سال تک ماہ رمضان میں ”الکتاب“ اور ”الٓمٓ“ کے عنوان سے پروگرامات کرتے رہے، جب کہ پندرہ ماہ تک ڈاکٹر صاحب ”الہدیٰ“ کے نام سے پی ٹی وی پر ہفتہ وار پروگرام کرتے رہے۔ جب یہ پروگرام نشر ہونا شروع ہوا تو اسے بہت زیادہ مقبولیت حاصل ہوئی۔ دوسری طرف الحاد و اباحیت کے علم بردار میدان میں کود پڑے اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ڈاکٹر صاحب کے خلاف مظاہرے شروع کر دیے۔ اس کے جواب میں دینی جماعتوں اور ڈاکٹر صاحب کے چاہنے والوں نے جوابی مظاہروں کا اہتمام کیا۔

پاکستان کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی درس قرآن کا سلسلہ جاری رہا۔ حیدرآباد دکن (بھارت) میں ڈاکٹر صاحب کے درس قرآن میں ۱۵ ہزار مردوں اور ۵ ہزار خواتین نے شرکت کی۔

ڈاکٹر صاحب کا ایک کارنامہ دورۂ ترجمۂ قرآن کا آغاز ہے، جس میں رات گئے تک نماز تراویح کے دوران ماہ رمضان میں پورے قرآن کا ترجمہ بیان کرتے رہے۔ ساتھ میں ان کے کئی شاگرد اس کام کے علَم بردار بن گئے اور مختلف مقامات پر یہ سلسلہ جاری و ساری ہوگیا۔ اس کے بعد دیگر لوگوں نے بھی اس سلسلہ کو مختلف مقامات پر جاری کیا۔ یوں ایک اور مبارک تحریک کا آغاز ہوا۔ ڈاکٹر صاحب کے دروس کے کیسٹس اس وقت لاکھوں کی تعداد میں تیار ہوکر ہر خاص و عام تک پہنچ چکے ہیں، جس سے دنیا بھر میں لاکھوں لوگ استفادہ کرر ہے ہیں۔ دورۂ ترجمۂ قرآن کی سی ڈی ''بیان القرآن'' کے عنوان سے تیار ہوئی اور یوں قرآن پاک کی دعوت دور دور تک پہنچانے کا اہتمام ہوا۔

ڈاکٹر اسرار احمد صاحبؒ اپنی بیماری اور پیرانہ سالی کے باوجود دعوتِ دین اور دعوتِ رجوع الی القرآن کے سلسلہ میں مسلسل کوشاں رہے۔ چند روز پہلے جامعہ پنجاب میں انھوں نے خطاب کیا اور ماہ ربیع الاول میں پانچ اتوار مسلسل سیرت کے پیغام کے حوالے سے قرآن آڈیٹوریم میں پروگرامات جاری رہے۔ اس کے علاوہ ملتان اور دیگر شہروں میں بھی ان پروگرامات کا سلسلہ جاری رہا۔ ۱۳/اور ۱۴/اپریل کی درمیانی رات کو ڈاکٹر صاحب اپنے رب سے جاملے۔ امید ہے ان کے ساتھ وہی معاملہ ہوا ہوگا جسے قرآن پاک نے یوں بیان کیا ہے:

يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ (27) ارْجِعِي إِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً (28) فَادْخُلِي فِي عِبَادِي (29) وَادْخُلِي جَنَّتِي (30)۔ (الفجر)

(ماخوذ از میثاق، لاہور، مئی ۲۰۱۰ء)

© rasailojaraid.com